صوبائی کل جماعتی مشاورتی اجلاس۔ بلوچستان

بلوچستان میں شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل اور مواقع۔
سیاسی جماعتوں کا کردار اور ذمہ داریاں

I-SAPS
Institute of
Social and Policy Sciences
Informing Policies, Reforming Practices

الف اعلان
Alif Ailaan

صوبائی کل جماعتی کانفرنس

بلوچستان میں شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل اور مواقع-سیاسی جماعتوں کا کردار اور ذمہ داریاں

پس منظر:

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ شعبہء تعلیم میں وہ نتائج حاصل نہیں ہو پا رہے جو دور حاضر میں پائیدار ترقی کی منزل کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔ گرچہ اس مسئلہ کی گوناگوں وجوہات ہیں، مگر ایک بنیادی وجہ علمی اور تحقیقی اداروں کا ریاستی اداروں، سیاسی جماعتوں اور راہنماؤں سے گہرا ربطہ نہ ہونا ہے۔ شعبہء تعلیم کو درپیش مسائل اور سیاسی عمل میں آج تک ایک موئثر تعلق قائم نہیں ہو سکا۔ اس خلیج کے باعث پالیسی ساز عموماً ایسے فیصلے کرتے ہیں جو تکنیکی مسائل سے کماحقہء آگہی نہ ہونے کے باعث شعبہء تعلیم کے مسائل حل نہیں کرپاتے۔ پاکستان میں تعلیم کی فراہمی ہمیشہ سے ایک بڑا چیلنج رہی ہے۔ اگرچہ ماضی میں شعبہء تعلیم میں متعدد اصلاحات متعارف کروائی گئیں لیکن خاطر خواہ نتائج حاصل نہ ہو سکے۔ ان اصلاحات کے نتیجہ میں شعبہء تعلیم سے متعلق متعدد تکنیکی معاملات میں بہتری آئی لیکن معیاری تعلیم کی فراہمی کی منزل ابھی دور ہے۔ ان تلخ حقائق سے زیادہ قابل فکر یہ ہے کہ وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے مختص کردہ وسائل کی تقسیم اور موئثر خرچ کرنے کا نظام نہایت کمزور ہے جس کے باعث سرکاری شعبہ میں تعلیم کے حوالے سے مسائل میں کمی واقع نہیں ہوئی۔

آرٹیکل A-25 کی رُو سے 16-5 سال کی عمر کے بچوں کو تعلیم تک مفت اور لازمی رسائی بہم پہنچانا ریاست کی ذمہ داری قرار پائی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کی مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں بہت سی رکاوٹیں حائل ہیں۔ اگر شرح ترقی کی موجودہ رفتار کو دیکھا جائے تو اندازہ ہے کہ ملک میں تمام بچوں کو تعلیم کا حق بہم پہنچانے کے لئے نصف صدی درکار ہوگی۔ آپ باخوبی آگاہ ہیں کہ علمی اور تحقیقی اداروں کا سیاسی اور ریاستی اداروں سے تعلق ایک موئثر جمہوری عمل کا بنیادی جزو ہے۔ محققین اپنی تحقیق اور اخذ کردہ نتائج سے ان کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ فیصلہ سازی کے عمل میں ان تکنیکی نکات اور سفارشات کو مد نظر رکھا جائے۔ پاکستان میں تحقیق اور سیاست میں ایسا ربط موجود نہیں اور اس کے نتائج ایسے فیصلوں کی صورت میں سامنے آتے ہیں جو مسائل کا حل کرنے کی بجائے انکو مزید گھمبیر بنا دیتے ہیں۔ انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی تحقیقی ادارہ ہے جو مختلف سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق کرتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے خرچ کی جانے والی رقوم، بجٹ سازی میں تعلیم سے متعلق ترجیحات، وسائل کے استعمال کی شرح، فیصلہ سازی کے عمل میں پائی جانے والی خامیوں اور ان امور سے جُڑے دیگر معاملات پر تحقیق و تجزیہ میں مصروف ہے۔ I-SAPS تعلیمی مسائل پر سیاسی وابستگیوں سے بالا ہو کر صرف تکنیکی بنیادوں پر علمی تحقیق کو آگے بڑھا رہا ہے، تاکہ ٹھوس شواہد کی بنیاد پر ان مسائل کا حل تلاش کیا جا سکے۔

تحقیق سے سامنے آنے والے شواہد یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بلوچستان میں گزشتہ چند سالوں میں تعلیم کے میدان میں جہاں بہت سے کامیاب منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے وہاں کچھ اصلاحات کے بارے میں سوالات بھی اُٹھائے گئے۔ بلوچستان میں سکولوں کے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ اور اس کے موئثر استعمال میں بہتری کا رجحان قابل تعریف ہے، مگر کیا وسائل میں اضافہ اور انکے بہتر استعمال سے بچوں کے سیکھنے کے عمل اور معیارِ تعلیم میں بھی بہتری آئی ہے یا نہیں ایک قابلِ غور پہلو ہے۔ اس پس منظر میں اگر ہم بلوچستان کی تعلیمی صورتحال کا تجزیہ کریں تو کچھ حوصلہ افزا صورتحال سامنے نہیں آتی۔ 5-16 سال کی عمر کے 1.2 ملین بچے متفرق وجوہات کی بنا پر سکول نہیں جا پاتے۔ بلوچستان میں معیار تعلیم کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار کے اشارے انتہائی نیچے ہیں۔ بلوچستان میں سرکاری سکولوں میں یا تو بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے اور جن سکولوں میں سہولتیں موجود ہیں انکی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ جس کی ذمہ داری یقیناً بطور شہری ہم سب پر ہے۔ صوبہ بلوچستان میں تعلیم کے بجٹ کا جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ حالیہ سالوں میں تعلیم کے لئے ہر سال بجٹ میں مختص کئے جانے والے وسائل میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا، جو بلوچستان حکومت کا ایک خوش آئند قدم ہے۔ مالی سال 15-2014 میں تعلیم کی مد میں 41 بلین روپے رکھے گئے۔ مختص کردہ بجٹ کا 71 فیصد جاریہ (غیر ترقیاتی) بجٹ کے لئے اور 29

فیصد ترقیاتی مقاصد کے لئے رکھا گیا۔ تعلیم کے ذیلی شعبہ جات کی سمت نظر دوڑائیں تو کُل تعلیمی بجٹ کا 24 فیصد پرائمری، 36 فیصد سکینڈری، اور 19 فیصد ہائر ایجوکیشن کے لئے مختص کیا گیا۔ مختص کردہ وسائل کی افادیت کا اندازہ انکے موثر استعمال سے ہوتا ہے۔14-2013 کے مالی سال میں مختص کردہ وسائل کا کل 97 فیصد استعمال کیا گیا۔ جو کہ قابل تعریف ہے۔

اسی تناظر میں 18 ویں آئینی ترمیم اور خصوصاً آرٹیکل A-25 کی صورت میں بلوچستان کے لئے جہاں نہ صرف نئے مواقع سامنے آئے ہیں وہاں شعبہ تعلیم کو اب نئے چیلنجوں کا بھی سامنا ہے۔ اس ضمن میں یہ امر اہم ہے کہ ان امور کے لئے درکار قانونی، معاشی اور انتظامی ضروریات پر سیر حاصل مکالمہ کیا جائے۔

I-SAPS نے بلوچستان میں شعبہء تعلیم کو درپیش مسائل پر ایک تحقیقی اور مشاورتی سلسلہ کا آغاز کر رکھا ہے۔I-SAPS کو اس حقیقت کا ادراک ہے کہ تعلیم سے متعلق تحقیق و تجزیہ اسی صورت میں کارآمد ہوسکتی ہیں جب اس کے نتائج کا سیاسی عمل کے ساتھ واضح تال میل ہو۔ اس ضمن میں عوامی نمائندوں اور سیاسی جماعتوں کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل ہے، تاکہ وہ تحقیقی اداروں کے کام سے اخذ ہونے والے نتائج کو نظام کی بہتری کے لئے بروئے کار لا سکیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تعلیمی شعبہ میں موئثر اصلاحات اسی صورت میں ممکن ہیں جب سیاسی قیادت جو تعلیمی مسائل کی ہیت اور اہمیت سے آگاہ ہے اس ضمن میں مسمم ارادہ کی حامل ہو۔ اس لئے ان مسائل کو تجربہ کار اور معاملہ فہم سیاسی قیادت کے سامنے رکھنا لازم ہے تاکہ تعلیم ایک اہم سیاسی ایجنڈا کے طور پر سامنے آسکے اور تمام سیاسی جماعتوں کے تعاون سے تعلیمی شعبہ کو درپیش مسائل کے حل کا ایک متفقہ اور موئثر لائحہ عمل وضع کیا جاسکے۔ اس ضمن میں I-SAPS اور الف-اعلان کے زیرِ اہتمام صوبائی کُل جماعتی کانفرنس برائے تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کُل جماعتی مشاورتی اجلاس میں بلوچستان میں بہتر تعلیمی مواقع اور نتائج کے لئے سیاسی جماعتوں کے کردار کے تناظر میں مکالمہ ہو گا تاکہ تمام سیاسی جماعتوں کا بلوچستان میں شعبہء تعلیم کی بہتری کے لئے موقف سامنے آسکے۔

مقاصد:

اس مشاورت کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. بلوچستان میں شعبہء تعلیم سے متعلق بنیادی مسائل کا مقامی حکومتوں کے قیام کے تناظر میں جائزہ
2. بجٹ 16-2015 کے تناظر میں سیاسی جماعتوں کی تعلیم کے شعبہ کے بارے میں پالیسی اور درپیش مسائل کے حل کی خاطر مجوزہ حکمتِ عملی پر مکالمہ
3. تمام سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں کو بلوچستان میں شعبہء تعلیم کو درپیش مسائل اور ان کے موَثر حل کے لیے اپنا اور اپنی جماعت کا موقف پیش کرنے کے لئے فورم مہیا کرنا۔

شرکاء:

اس مشاورت کے شرکاء میں سیاسی جماعتوں کے اہم راہنماوں کے ساتھ ساتھ، عالمی اور قومی میڈیا کے نمائندے، معروف تجزیہ نگار و کالم نویس، ماہرینِ تعلیم اور سول سوسائٹی کے چیدہ چیدہ نمائندے شرکت کریں گے۔